71

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِى فَضَائِلِ الصَّبْرِ وَالشُّكْرِ

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین احکام صبر و شکر



تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

71

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا

في فضائل الصبر والشكر

اربعین

احکام صبر وشکر

تألیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعینِ احکام صبر و شکر

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴿۲﴾﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲ ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام پر احسانِ عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔۔۔ الآیۃ ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْکُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ ھُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ، وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ" [1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ۔۔۔)) [2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہود مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووی، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِیْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِیْنَ إِلٰی مَنَازِلِ الْمُتَّقِیْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِیْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِیْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْکَامِ الشَّرْعِیَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْکَامِیَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْکُبْرٰی لِلْبَیْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ کِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِی صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی فَضَائِلِ الصَّبْرِ وَالشُّكْرِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. أَمَّا بَعْدُ!

صبر و شکر کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ۭ وَ اِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝۴۵ۙ﴾ (البقرۃ : 45)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو اور بلاشبہ وہ یقیناً بہت بڑی ہے مگران عاجزی کرنے والوں پر۔''

حدیث 1

((عَنْ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ، إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ، إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ.)) [1]

''سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی کا معاملہ نہایت عجیب ہے۔ بلاشبہ اس کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات سوائے مومن آدمی کے کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے اور وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے تو بھی اسے اجر و ثواب ملتا ہے اور اگر اس کو نقصان، کوئی دکھ، تکلیف پہنچے اور وہ اس پر صبر کرے تو بھی اس کو اجر و ثواب ملتا ہے۔''

[1] صحیح مسلم، کتاب الزھد، رقم: 7500.

محسن کا شکریہ ادا کرنے کی اہمیت

حدیث 2

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَثِيرًا مَا يَقُولُ لِي : يَا عَائِشَةُ ، مَا فَعَلَتْ أَبْيَاتُكِ ؟ فَأَقُوْلُ : وَأَيُّ أَبْيَاتِي تُرِيدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَإِنَّهَا كَثِيرَةٌ ؟ فَيَقُولُ : فِي الشُّكْرِ فَأَقُوْلُ : نَعَمْ بِأَبِي وَأُمِّي ، قَالَ الشَّاعِرُ : ادْفَعْ ضَعِيفَكَ لا يَحُرْ بِكَ ضَعْفُهُ يَوْمًا فَتُدْرِكَهُ الْعَوَاقِبُ قَدْ نَمَا يُجْزِيكَ أَوْ يُثْنِي عَلَيْكَ وَإِنَّ مَنْ أَثْنَى عَلَيْكَ بِمَا فَعَلْتَ كَمَنْ جَزَى إِنَّ الْكَرِيمَ إِذَا أَرَدْتَ وِصَالَهُ لَمْ تَلْفَ رَثًّا حَبْلَهُ وَاهِي الْقُوَى قَالَتْ : فَيَقُولُ : يَا عَائِشَةُ ، إِذَا حَشَرَ اللّٰهُ الْخَلائِقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِهِ اصْطَنَعَ إِلَيْهِ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِهِ مَعْرُوفًا: هَلْ شَكَرْتَهُ ؟ فَيَقُولُ : أَيْ رَبِّ ، عَلِمْتُ أَنَّ ذٰلِكَ مِنْكَ فَشَكَرْتُكَ عَلَيْهِ ، فَيَقُولُ : لَمْ تَشْكُرْنِي إِذَا لَمْ تَشْكُرْ مَنْ أَجْرَيْتُ ذٰلِكَ عَلَى يَدَيْهِ .))[1]

’’اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر مجھ سے ارشاد فرماتے: عائشہ! تیرے وہ شعر کون سے ہیں۔ میں کہتی آپ کون سے اشعار پوچھنا چاہتے ہیں؟ شعر تو بہت ہیں آپ فرماتے: شکر کے متعلق ہیں۔ تو میں کہتی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ یہ ہیں۔ شاعر کہتا ہے: (1) اپنے کمزور کو اس طرح واپس کریں کہ اس کی کمزوری تجھے کسی دن بھی پریشان نہ کرے تو

[1] سنن ترمذی، کتاب البر والصلة، رقم: 1954، مجمع الزوائد: 8/180، معجم صغیر للطبرانی، رقم: 690۔ محدث البانی نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

اچھے انجام اس کے بڑھ جائیں گے۔ وہ کمزور تمہیں اس کی جزا اور بدلہ دے گا، تیری تعریف کرے گا، تیرے کام پر اس کی تعریف کرنا بھی بدلہ دینے کی طرح ہے۔ اچھے آدمی سے جب تو حسن سلوک کرے گا تو اس کی بھی ڈول کی رسی کمزور نہیں ہوگی۔ پھر آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: عائشہ جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مخلوقات کو جمع کرے گا تو اپنے بندوں میں سے ایک ایسے بندے کو فرمائے گا جس کے ساتھ کسی نے نیکی کی ہوگی کہ کیا تو نے اپنے محسن کا شکریہ ادا کیا ہے؟ وہ کہے گا؟ اے میرے رب! میں نے یہ سمجھ کر کہ یہ تیری طرف سے ہے میں نے تیرا شکر ادا کر دیا تھا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے میرا شکریہ ادا نہیں کیا جب کہ تو نے اس شخص کا شکریہ بھی ادا نہیں کیا جس کے ہاتھوں پر میں نے تجھ پر اپنا احسان جاری کیا۔''

بڑے صبر کا بڑا اجر

حدیث 3

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ: قَالَ عِظَمُ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ، فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ، فَلَهُ السُّخْطُ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بڑا بدلہ بڑی آزمائش کا ہی نتیجہ ہوتا ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے، پھر جو راضی رہے اس کے لیے (اللہ کی) رضامندی ہے اور جو ناراض ہو جائے اس کے لیے (اللہ کی) ناراضگی ہے۔''

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، رقم: 4031، سلسلة الصحيحة، رقم: 146.

اولاد فوت ہونے پر صبر کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۹﴾ (النمل : 19)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چنانچہ سلیمان اس (چیونٹی) کی بات پر مسکرا کر ہنس دیا اور کہا: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی ہے، اور اس بات کی بھی کہ میں ایسے نیک کام کروں جو تو پسند کرے، اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل کر۔''

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي! فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيَقُولُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ! فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ فَيَقُولُونَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ . فَيَقُولُ اللّٰهُ: ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ، وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ .)) [1]

''اور سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندے کی اولاد فوت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے، تم نے میرے بندے کی اولاد (کی روح) کو قبض کیا ہے! تو وہ کہتے ہیں، ہاں۔ پس اللہ فرماتا ہے، تم نے اس کے دل کا پھل قبض کیا ہے! وہ کہتے

[1] سنن ترمذی، رقم :1021، سلسلة الصحيحة، رقم :1408 .

ہیں ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، پس میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں، اس نے تیری حمد بیان کی اور "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" پڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، تم میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔"

اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر ادا کرنے کا ثواب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَ لَىٕنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۝﴾ (ابراهيم: 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور جب تمھارے رب نے آگاہ کر دیا کہ اگر تم شکر کرو گے تو یقیناً میں تمھیں مزید دوں گا اور اگر تم کفر کرو گے تو بلاشبہ میرا عذاب بہت شدید ہے۔"

حدیث 5

((وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.)) [1]

"اور سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ کلمات کہے: (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے کھانا دیا اور مجھے بغیر میری طاقت وقوت سے بڑھ کر رزق دیا۔ تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"

---

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3458، سنن ابن ماجه، رقم: 3385۔ محدث البانی نے اسے "حسن" کہا ہے۔

سجود کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ ﴾ (الزمر : 66)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بلکہ اللہ ہی کی پھر عبادت کر اور شکر کرنے والوں سے ہو جا۔''

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِی بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَائَهُ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا، شَاكِرًا لِلَّهِ .)) [1]

''اور حضرت ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے نامدار، ختم الرسل، امام الانبیاء، نبی مکرم ﷺ کا معمول تھا: جب آپ کے پاس کوئی خوشخبری آتی تو آپ اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ ریز ہو جایا کرتے تھے۔''

اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی ترغیب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ۝ ﴾ (النساء : 147)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم شکر کرو اور ایمان لے آؤ تو اللہ تمھیں عذاب دے کر کیا کرے گا؟ اور اللہ بڑا قدر دان، خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 7

((وَعَنِ الْمُغِيرَةِ يَقُولُ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ، قَالَ: أَفَلَا أَكُونُ

---

[1] سنن ابو داؤد، باب فی سجود الشکر ، رقم :2774۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

عَبْدًا شَكُورًا؟)) [1]

''اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں رات بھر کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں سوج جاتے۔ آپ سے عرض کی گئی: اللہ تعالیٰ نے آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف کر دی ہیں (تو پھر اس قدر مشقت کیوں؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟''

مصائب و مشکلات میں صبر کا اچھا اجر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ اُولٰٓىِٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۫ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ ﴾ (البقرة: 155 تا 157)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم تمھیں کسی قدر خوف اور بھوک سے اور مالوں، جانوں اور پھلوں میں کمی کر کے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے۔ وہ لوگ کہ جب انھیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن کے لیے ان کے رب کی طرف بخشش اور رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

حدیث 8

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَقَدْ أُوذِيتُ

[1] صحيح بخاری، رقم: 4836.

فِی اللّٰهِ وَمَا یُؤْذَی أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُخِفْتُ فِی اللّٰهِ وَمَا یُخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَیَّ ثَالِثَةٌ، وَمَا لِی وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَأْکُلُهُ ذُوکَبِدٍ، إِلَّا مَا وَارَی إِبِطُ بِلَالٍ .))[1]

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھے اللہ کی راہ میں اس قدر اذیت دی گئی ہے کہ کسی اور کو اتنی اذیت نہیں دی گئی اور مجھے اللہ کے راستہ میں اتنا ڈرایا گیا کہ اتنا کسی اور کو خوف زدہ نہیں کیا گیا۔ مجھ پر تین دن اور راتیں ایسی گزریں کہ کہ میرے اور بلال کے پاس اتنا کھانا بھی نہ تھا کہ جسے کوئی جگر والا کھائے۔ (وہ اتنا کم ہوتا تھا) کہ جسے بلال رضی اللہ عنہ بغل میں چھپا لیتے تھے۔''

عورت کے صبر کا پھل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝﴾ (الزمر 10)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کہہ دیجیے اے میرے بندو جو ایمان لائے ہو! اپنے رب سے ڈرو، ان لوگوں کے لیے جنھوں نے اس دنیا میں نیکی کی، بڑی بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے، صرف کامل صبر کرنے والوں ہی کو ان کا اجر کسی شمار کے بغیر دیا جائے گا۔''

حدیث 9

((وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ لِی ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِیكَ

[1] سنن ابن ماجه، رقم: 151۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ ، فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ ، فَقَالَتْ: أَصْبِرُ ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا .))[1]

''اور سیدنا عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے کہا: کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں مرگی کی مریضہ ہوں اور (مرگی کے دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے، آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا فرمائیں (اللہ مجھے صحت عطا فرمائے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو صبر کرے تو تیرے لیے جنت ہوگی اور اگر چاہے تو اللہ سے تیرے لیے دعا کرتا ہوں وہ تجھے صحت عطا فرما دے گا۔ (اس صورت میں جنت کا وعدہ نہیں کرتا) اس عورت نے عرض کیا: میں صبر کروں گی، لیکن ساتھ یہ بھی عرض کیا (مرگی کے دوران) میرا ستر کھل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ میرا ستر نہ کھلے، رسول اکرم ﷺ نے اس کے لیے یہ دعا فرمائی۔''

ثواب کی نیت سے صبر کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠ ﴾ (آل عمران : 200)

[1] صحیح بخاری، کتاب المرض، رقم: 5652، صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، رقم: 2576.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! صبر سے کام لو، اور ثابت قدم رہو اور مورچوں پر ڈٹے رہو، اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

حدیث 10

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مومن بندے کے لیے میرے پاس، جب میں اس کی دنیا کی پسندیدہ چیز چھین لوں، پھر وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے (اور صبر کرے) جنت کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں۔''

صبر روشنی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴾

(الشورىٰ: 43)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلا شبہ جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو بے شک یہ یقیناً بڑی ہمت کے کاموں سے ہے۔''

حدیث 11

((وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ

[1] صحيح البخاري، كتاب الرقاق، رقم: 6424.

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ ـ أَوْ تَمْلَأُ ـ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلٰوةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَآءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ . كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو ، فَبَايِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا ، أَوْ مُوبِقُهَا .)) [1]

''اور حضرت ابو مالک، حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاکیزگی، نصف ایمان ہے (یعنی اجر و ثواب میں آدھے ایمان کے برابر ہے) اور الحمد للہ، کہنا میزان کو بھر دیتا ہے (یعنی بہت وزنی عمل ہے جس کے اجر وثواب سے میزان اعمال بھاری ہو جائے گی) اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا، یہ آسمان و زمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتا ہے اور نماز روشنی ہے (جس سے اسے دنیا میں حق کی طرف رہنمائی ملتی ہے اور آخرت میں پل صراط سے گزرتے وقت بھی یہ روشنی مومن کے کام آئے گی) اور صدقہ دلیل ہے (اس بات پر کہ اس کا ادا کرنے والا مومن ہے) صبر روشنی ہے، قرآن تیرے لیے حجت (دلیل) ہے (اگر اس پر عمل کیا جائے بصورت دیگر) تیرے خلاف دلیل ہے ہر ایک صبح صبح اپنے کاموں میں نکلنے والا ہے اور وہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے، پس اسے (عذاب سے) آزاد کرنے والا ہے اور یا اس کو اللہ (اللہ کی رحمت سے محروم کر کے) ہلاک کرنے والا ہے۔''

صبر کی توفیق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَاۡ اَخْبَارَكُمْ ۝ ﴾ (محمد : 31)

[1] صحيح مسلم، كتاب الطهارة، رقم: 534.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم ضرور ہی تمھیں آزمائیں گے، یہاں تک کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو جان لیں اور تمھارے حالات جانچ لیں۔''

حدیث 12

((وَعَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ انْفَقَ كُلَّ شَیْءٍ بِيَدِهِ: مَا يَكُونُ عِنْدِی مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِی أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ .))[1]

''اور حضرت ابو سعید سعد بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ طلب کیا، آپ نے انہیں کچھ دیا، انہوں نے پھر سوال کیا، آپ نے انہیں پھر دیا، حتی کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا، ختم ہو گیا، آپ نے، جس وقت ہر چیز جو آپ کے ہاتھ میں تھی، خرچ کر دی، تو ان سے ارشاد فرمایا: میرے پاس جو کچھ بھی آتا، میں وہ تم سے بچا کر نہیں رکھتا اور جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، اللہ اسے بچا لیتا ہے، جو بے نیازی اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے (لوگوں) سے بے نیاز کر دیتا ہے اور جو صبر کا دامن پکڑتا ہے، اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کوئی شخص ایسا عطیہ نہیں دیا گیا، جو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع تر ہو۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الزكوٰة، رقم: 1469، صحيح مسلم، كتاب الزكوٰة، رقم: 2414.

آپ ﷺ کے وصال کے موقع پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا صبر

حدیث 13

((وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَا كَرْبَ أَبَتَاهُ . فَقَالَ: لَهَا لَيْسَ عَلَى أَبِيكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهْ مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ، يَا أَبَتَاهْ إِلَى جِبْرِيلَ نَنْعَاهْ، فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَطَابَتْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْثُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ التُّرَابَ؟))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ زیادہ بیمار ہو گئے اور اضطراب اور بے چینی آپ پر چھا گئی تو (آپ کی صاحبزادی) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے منہ سے نکلا، ہائے ابا جان کی تکلیف! آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: تمہارے باپ پر آج کے بعد بے چینی نہیں ہوگی۔ جب وفات پا گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہائے ابا جان، رب نے انہیں بلایا تو انہوں نے رب کی پکار پر لبیک کہا، ہائے ابا جان! جنت الفردوس ان کا ٹھکانہ ہے، ہائے ابا جان! جبریل کو ہم آپ کی موت کی خبر دیں گے۔ جب آپ کو دفنایا گیا، تو صاحبزادی نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) پوچھا، کیا تمہارے نفسوں نے یہ گوارا کر لیا کہ تم رسول اللہ ﷺ (کے جسد اطہر) پر مٹی ڈلوانا۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب المغازی، رقم :4462.

صبر کر کے اللہ سے ثواب کی امید رکھنے کا بیان

حدیث 14

((وَعَنْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحِبَّةِ وَابْنِ حِبَّةٍ رضی اللہ عنہما ، أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ ، إِنَّ ابْـنِى قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا ، فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ ، وَلَهُ مَا أَعْطَى ، وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى ، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا . فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ، وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، وَرِجَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الصَّبِيُّ ، فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ ، وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ ، وَفِي رِوَايَةٍ: فِي قُلُوْبِ مَنْ شَاءَ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ .))[1]

''اور حضرت ابوزید، اسامہ بن زید بن حارثہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام، آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بیٹی نے آپ ﷺ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے کا آخری وقت (دم واپسیں) ہے، آپ تشریف لائیں۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ وہ سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے، وہ بھی اسی کا ہے اور جو دے، وہ بھی اسی کا ہے، اس

---

[1] صحيح بخارى ، كتاب الجنائز ، رقم :1284، صحيح مسلم ، كتاب الجنائز ، رقم : 2135.

کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اس لیے انہیں چاہیے کہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں۔'' صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دیتے ہوئے کہا کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور کچھ اور آدمیوں کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے، بچہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اسے اپنے گود میں بٹھا لیا جب کہ اس کی جان بے چین اور مضطرب تھی، (اس کی یہ حالت دیکھ کر) آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ جس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ جذبہ شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دلوں میں رکھا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: جن بندوں کے دلوں میں چاہا، اور اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو رحیم (شفقت و مہربانی کرنے والے) ہوتے ہیں۔''

فوت ہونے والے بچے کے والدین کو صبر کی تلقین کرنے کا بیان

حدیث 15

((وَعَنْ صُهَيْبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، وَكَانَ لَهٗ سَاحِرٌ، فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ: اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلَامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهٗ، وَكَانَ فِي طَرِيقِهٖ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهٗ فَاَعْجَبَهٗ، فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ، فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهٗ، فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ: اِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ: حَبَسَنِي اَهْلِي، وَاِذَا خَشِيتَ اَهْلَكَ فَقُلْ: حَبَسَنِي

السَّاحِرُ . فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتٰى عَلٰى دَآبَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتْ النَّاسَ فَقَالَ: اَلْيَوْمَ اَعْلَمُ آلسَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمْ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ؟ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِىَ النَّاسُ، فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَالنَّاسُ، فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ. فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: اَىْ بُنَىَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّى، قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرٰى، وَاِنَّكَ سَتُبْتَلٰى، فَاِنْ ابْتُلِيتَ فَلَا تَدُلَّ عَلَىَّ، وَكَانَ الْغُلَامُ يُبْرِءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ، وَيُدَاوِى النَّاسَ مِنْ سَآئِرِ الْاَدْوَآءِ. فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِىَ، فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ: مَا هَاهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِى، فَقَالَ: اِنِّى لَا اَشْفِى اَحَدًا، اِنَّمَا يَشْفِى اللّٰهُ، فَاِنْ اَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ، فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ، فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ؟ قَالَ: رَبِّى، قَالَ: وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِى؟ قَالَ: رَبِّى وَرَبُّكَ اللّٰهُ، فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلَامِ، فَجِىءَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: اَىْ بُنَىَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِءُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ: اِنِّى لَا اَشْفِى اَحَدًا، اِنَّمَا يَشْفِى اللّٰهُ، فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ، فَجِىءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ، فَاَبٰى، فَدَعَا بِالْمِئْشَارِ فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ، فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِىءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَاَبٰى، فَوَضَعَ الْمِئْشَارَ فِى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ، فَشَقَّهُ بِهٖ حَتّٰى

وَقَعَ شِقَّاهُ، ثُمَّ جِیءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ: ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰی ،
فَدَفَعَهُ إِلٰی نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهٖ إِلٰی جَبَلِ كَذَا وَكَذَا
فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ ، فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهٖ وَإِلَّا
فَاطْرَحُوهُ، فَذَهَبُوا بِهٖ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ
بِمَا شِئْتَ، فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا، وَجَاءَ يَمْشِی إِلٰی
الْمَلِكِ، فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيهِمُ
اللّٰهُ ، فَدَفَعَهُ إِلٰی نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اذْهَبُوا بِهٖ فَاحْمِلُوهُ فِی
قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ، فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهٖ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ،
فَذَهَبُوا بِهٖ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ، فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ
السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا، وَجَاءَ يَمْشِی إِلَى الْمَلِكِ . فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: مَا
فَعَلَ اَصْحَابُكَ؟ فَقَالَ: كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَسْتَ
بِقَاتِلِی حَتّٰی تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهٖ . قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَجْمَعُ
النَّاسَ فِی صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَتَصْلُبُنِی عَلٰی جِذْعٍ، ثُمَّ خُذْ سَهْمًا
مِنْ كِنَانَتِی، ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِی كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ
رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ ارْمِنِی، فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِی . فَجَمَعَ
النَّاسَ فِی صَعِيدٍ وَاحِدٍ، وَصَلَبَهُ عَلٰی جِذْعٍ، ثُمَّ اَخَذَ سَهْمًا
مِنْ كِنَانَتِهٖ، ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِی كَبِدِ الْقَوْسِ، ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ
اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ، ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِی صُدْغِهٖ، فَوَضَعَ يَدَهُ
فِی صُدْغِهٖ فَمَاتَ . فَقَالَ النَّاسُ: آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ
الْغُلَامِ، آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ، فَأُتِیَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ: اَرَأَيْتَ مَا
كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ . قَدْ آمَنَ النَّاسُ . فَأَمَرَ

بِـالْأُخْدُودِ فِيْ أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ وَاَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ: مَنْ لَـمْ يَـرْجِـعْ عَنْ دِينِهِ فَاَحْمُوهُ فِيهَا، اَوْ قِيلَ لَهُ: اقْتَحِمْ، فَفَعَلُوا حَتّٰـى جَـآئَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيهَا، فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ: يَاأُمَّهْ اصْبِرِي فَإِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ.)) [1]

''اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ تم سے پہلے لوگوں میں ایک بادشاہ تھا اور اس کا (مشیر) ایک جادوگر تھا، جب جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا، میں اب بوڑھا ہو گیا ہوں، ایک لڑکا میرے سپرد کرو، تا کہ میں اسے یہ جادو کا علم سکھا دوں، چنانچہ بادشاہ نے ایک لڑکا اس کی طرف بھیجنا شروع کر دیا جس کو وہ جادو سکھاتا۔ راستے میں ایک پادری کا بھی ٹھکانا تھا، وہ لڑکا جب بھی جادوگر کے پاس جاتا، تو پادری کے پاس بھی (تھوڑی دیر کے لیے) بیٹھ جاتا، اسے اس کی باتیں اچھی لگیں، پس وہ جب بھی جادوگر کے پاس جاتا تو گزرتے ہوئے راہب (پادری) کے پاس بھی بیٹھ جاتا۔ جب وہ جادوگر کے پاس آتا (تو دیر سے آنے کی وجہ سے) جادوگر اسے مارتا، اس نے راہب کو بتلایا۔ راہب نے اس سے کہا کہ جب تمہیں جادوگر سے (مار) کا ڈر ہو تو یہ کہہ دیا کرو کہ مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈر ہو تو کہہ دیا کرو کہ جادوگر نے مجھے روک لیا تھا، چنانچہ اسی طرح دن گزرتے رہے کہ ایک دن لڑکے نے اپنے راستے میں ایک بہت بڑا جانور دیکھا، جس نے لوگوں کا راستہ روک رکھا تھا۔ لڑکے نے (دل میں) کہا، آج پتہ چل جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب؟ اس نے ایک پتھر پکڑ کر کہا، اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک، جادوگر کے معاملے سے زیادہ

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم: 7511.

پسندیدہ ہے تو اس جانور کو (اس پتھر کے ذریعے سے) مار دے، تاکہ (راستہ کھل جائے اور) لوگ گزر جائیں۔ یہ دعا کر کے اس نے پتھر اس جانور کو مارا، جس سے وہ ہلاک ہو گیا اور لوگ گزر گئے۔ وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے یہ واقعہ بتلایا، راہب نے اسے کہا: بیٹے! آج تم مجھ سے افضل ہو، تمہارے (علم و تقویٰ کا) معاملہ جہاں تک پہنچ گیا ہے، میں وہ دیکھ رہا ہوں اور عنقریب تم آزمائش میں ڈالے جاؤ گے، پس جب آزمائش کا یہ مرحلہ آئے تو تم (میرا بھانڈا مت پھوڑنا) اور میری بابت لوگوں کو مت بتلانا اور یہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو (اللہ کے حکم سے) درست کر دیتا تھا اور دیگر تمام بیماریوں کا علاج کرتا۔ بادشاہ کا ایک درباری (ہم نشین) اندھا ہو گیا، اس نے جب سنا تو وہ بہت سے ہدیے لے کر لڑکے کے پاس آیا اور اس سے کہا، اگر تم مجھے ٹھیک کر دو، تو یہ سارے ہدیے، جو یہاں میں ساتھ لایا ہوں، تمہارے ہیں۔ لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفاء نہیں دیتا، شفا صرف اللہ دیتا ہے۔ اگر تم اللہ پر ایمان لے آؤ، تو میں اللہ سے دعا کروں گا، پس وہ تمہیں شفاء عطا فرما دے گا۔ چنانچہ وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ نے اسے شفاء عطا فرما دی۔ وہ (ٹھیک ہونے کے بعد) بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس اس طرح بیٹھ گیا، جیسے وہ بیٹھا کرتا تھا، بادشاہ نے اسے دیکھا تو پوچھا، تیری بینائی کس نے بحال کر دی؟ اس نے کہا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا، کیا میرے علاوہ تیرا کوئی اور رب ہے؟ اس نے کہا، میرا اور تیرا رب (صرف ایک) اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسے گرفتار کر لیا اور اس کو سزا دیتا رہا حتی کہ اس نے لڑکے کا پتہ بتا دیا، چنانچہ لڑکے کو (بادشاہ کی خدمت میں) لایا گیا، بادشاہ نے اس سے کہا، تیرے جادو کا کمال اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو درست کر دیتا ہے اور بھی فلاں فلاں

کام کر لیتا ہے! لڑکے نے کہا، میں کسی کو شفاء نہیں دیتا، شفا دینے والا اللہ ہے۔ بادشاہ نے اسے بھی گرفتار کر لیا اور اسے سزا دیتا رہا، حتی کہ اس نے راہب کا پتہ بتلا دیا۔ پس راہب کو پیش کیا گیا، راہب سے کہا گیا کہ تم اپنے دین سے پھر جاؤ! اس نے انکار کر دیا، بادشاہ نے آرہ منگوایا اور اس آرے کو اس کے سر کے عین درمیان (مانگ والے مقام) پر رکھ دیا گیا اور اس کے سر کو چیر دیا، یہاں تک کہ اس کے سر کے دو حصے ہو گئے۔ پھر بادشاہ کے ہم نشیں (درباری) کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جا! اس نے بھی انکار کر دیا۔ چنانچہ آرہ اس کے سر کے مانگ والے مقام پر رکھ دیا گیا اور اس کے سر کو چیر دیا، جس سے اس کے سر کے بھی دو ٹکڑے ہو گئے۔ پھر لڑکے کر پکڑ کر لایا گیا، اس سے کہا گیا، اپنے دین سے پھر جا، اس نے انکار کر دیا، بادشاہ نے اسے اپنے چند خاص آدمیوں کے سپرد کر دیا اور کہا کہ اسے فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ، اس پر اسے چڑھاؤ، جب تم اس کی چوٹی پر پہنچ جاؤ (تو اس سے اس کے دین کی بابت پوچھو) اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ اسے وہاں سے نیچے پھینک دو! چنانچہ وہ اسے لے گئے اور اسے پہاڑ پر لے کر چڑھے، تو لڑکے نے دعا کی، اے اللہ! تو ان کے مقابلے میں، جیسے تو چاہے، مجھے کافی ہو جا! چنانچہ پہاڑ لرزا، جس سے سب نیچے گر گئے۔ لڑکا بادشاہ کے پاس آ گیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا، تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ (یعنی کیا انہوں نے تجھے پہاڑ کی چوٹی سے نہیں گرایا؟) لڑکے نے کہا، ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہو گیا۔ بادشاہ نے اسے پھر اپنے چند خاص آدمیوں کے سپرد کیا اور ان سے کہا کہ اسے لے جاؤ اور کشتی میں سوار کراؤ اور سمندر کے درمیان لے جا کر (اس سے پوچھو) اگر یہ اپنے دین سے پھر جائے تو ٹھیک ہے، ورنہ اسے سمندر میں پھینک دو!

چنانچہ وہ اسے لے گئے، اس نے کشتی میں بیٹھ کر دعا کی، اے اللہ! ان کے مقابلے میں، جیسے تو چاہے، مجھے کافی ہوجا! چنانچہ کشتی الٹ گئی اور سب پانی میں ڈوب گئے۔ یہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آگیا، بادشاہ نے اس سے پوچھا: تیرے ساتھیوں نے کیا کیا؟ (یعنی انہوں نے تجھے سمندر میں نہیں پھینکا؟) لڑکے نے کہا، اللہ تعالیٰ ان کے مقابلے میں مجھے کافی ہوگیا۔ پھرلڑکے نے بادشاہ سے کہا، تو مجھ اس وقت تک قتل نہیں کرسکتا، جب تک تو وہ طریقہ اختیار نہ کرے جو میں تجھے بتلاؤں؟ بادشاہ نے کہا، وہ کیا ہے؟ اس نے کہا، تو ایک کھلے میدان میں لوگوں کو جمع کر اور مجھے سولی دینے کے لیے ایک تنے پر چڑھا، پھر میرے ترکش سے ایک تیر لے کر اسے کمان کے چلے پر رکھ کر کہو، اللہ کے نام سے، جو اس نوجوان کا رب ہے، پھر مجھ پر تیر چلا دو، سو جب تم یہ کام کرلو گے، تو مجھے مار سکو گے، بادشاہ نے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور غلام کو ایک تنے پر لٹکا دیا، پھر اس کے ترکش سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے چلہ پر رکھا، پھر کہا، اللہ کے نام سے، جو اس نوجوان کا رب ہے، پھر اسے تیر مارا اور تیر اس کی کنپٹی پر لگا، تو لڑکے نے اپنا ہاتھ اپنی کنپٹی پر تیر لگنے کی جگہ پر رکھ لیا اور مر گیا، لوگ کہنے لگے، ہم نوجوان کے رب پر ایمان لائے، ہم نوجوان کے رب پر ایمان لائے، ہم نے نوجوان کے رب کو مان لیا، بادشاہ کو آ کر اطلاع دی گئی کہ دیکھئے، جس بات کا آپ کو خطرہ یا دھڑکا تھا، اللہ کی قسم! اس اندیشہ نے حقیقت کا روپ دھار لیا، لوگ ایمان لا چکے ہیں، تو اس نے گلیوں کے دہانوں پر کھائیاں (خندقیں) کھودنے کا حکم دیا، ان کو کھودا گیا اور آگیں روشن کی گئیں اور کہا، جو اپنے دین سے واپس نہ آئے تو انہیں ان میں جلا دو، یا اسے کہا جائے، کودو، چھلانگ لگاؤ، بادشاہ کے کارندوں نے ایسا کیا، حتی کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کا

بچہ تھا، اس نے اس میں گرنے سے پس وپیش کی (جھجکی) تو بچے نے اسے کہا، اے میری ماں! صبر کر، ثابت قدم رہ، کیونکہ تو حق پر ہے۔''

صبر اختیار کرنے کی اہمیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ ﴾ (العنكبوت : 58، 59)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے، ہم انھیں جنت کے بالا خانوں میں ضرور جگہ دیں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، (نیک) عمل کرنے والا کا اجر بہت اچھا ہے۔ جن لوگوں نے صبر کیا اور وہ اپنے رب ہی پر توکل کرتے ہیں۔''

حدیث 16

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ: اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي، فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي! وَلَمْ تَعْرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی، آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر اختیار کر۔ اس نے کہا، مجھ سے دور ہو جا! تجھے وہ مصیبت نہیں پہنچی

[1] صحيح بخاري، كتاب الجنائز، رقم :1283، صحيح مسلم، كتاب الجنائز .

جو مجھے پہنچی ہے۔اس نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں پہچانا (اس لیے فرطِ غم میں اس نے نازیبا انداز اختیار کیا) بعد میں اس کو بتلایا گیا کہ وہ تو نبی ﷺ تھے۔چنانچہ (یہ سن کر) وہ آپ کے دروازے پر آئی، وہاں دربانوں کو نہیں پایا، آکر اس نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔آپ نے اسے (پھر وعظ کرتے ہوئے) فرمایا: صبر تو یہی ہے کہ صدمے کے آغاز میں کیا جائے (بعد میں تو صبر آہی جاتا ہے) مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ یہ قبر اس کے بچے کی تھی جس پر وہ رو رہی تھی۔''

غصے کی مذمت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (آل عمران : 134)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ لوگ جو خوشی اور سختی کے موقع پر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔اور اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔''

حدیث 17

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ ، فَرَدَّدَ مِرَارًا ، قَالَ: لَا تَغْضَبْ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے وصیت فرمائیے! آپ نے ارشاد فرمایا: غضب ناک نہ ہوا کرو۔اس نے کئی مرتبہ اپنی درخواست دہرائی، آپ نے (ہر مرتبہ) اسے یہی

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: 6116.

وصیت کی۔ ''غصہ مت کیا کرو!''

حدیث 18

((وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ ، عَنْ أَبِيْهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ فِي أَيِّ الْحُوْرِ شَاءَ .)) [1]

''اور حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص غصہ ضبط کر لے حالانکہ وہ اسے کر گزرنے کی استطاعت رکھتا ہو، تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ جس حور کو چاہے منتخب کر لے۔''

طاعون کی بیماری میں صبر کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ؕ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝۱۸﴾

(یوسف: 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ اس کی قمیض پر جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے، اس (یعقوب) نے کہا: (حقیقت یہ نہیں) بلکہ تمھارے نفسوں نے تمھارے لیے ایک (بری) بات آراستہ کر دی ہے، لہٰذا صبر ہی بہتر ہے، اور اس پر اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے جو تم بیان کرتے ہو۔''

حدیث 19

((وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا أَخْبَرَتْنَا أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ

[1] سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، رقم: 4777۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ ، فَأَخْبَرَهَا أَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ ، فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ، فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَنْ يُصِيبَهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيدِ .))[1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا، آپ نے انہیں بتلایا کہ یہ عذاب تھا، جس پر اللہ تعالیٰ چاہتا، اسے نازل فرماتا، اب اللہ نے اسے مومنوں کے لیے رحمت (کا ذریعہ) بنا دیا ہے۔ اب جو بندہ بھی اس طاعون کی بیماری میں مبتلا ہو جائے اور وہ اپنے (طاعون زدہ) شہر میں ہی صبر کرتا ہوا، ثواب آخرت کی نیت سے ٹھہرا رہے، اسے یقین ہو کہ اسے وہی کچھ پہنچے گا، جو اللہ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے، تو ایسے شخص کے لیے شہید کی مثل اجر ہے۔''

غم اور تکلیف میں صبر کرنے پر گناہوں کی معافی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ أُولَٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلٰمًا ﴾ (الفرقان : 75)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''انھی لوگوں کو ان کے صبر کے بدلے میں (جنت کے) بالا خانے جزا میں دیے جائیں گے، اور وہاں دعا اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال ہوگا۔''

حدیث 20

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: 5734.

قَالَ: مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو جو بھی تکان، بیماری، فکر، غم اور تکلیف پہنچتی ہے، حتی کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔''

لوگوں کے ظلم و ستم پر صبر کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَ لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹۶ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۹۷﴾ (النحل: 96، 97)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ فنا ہو جائے گا، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ (ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے۔ اور جن لوگوں نے صبر کیا ہم ضرور انھیں ان کا اجر و ثواب ان بہترین اعمال کے بدلے میں دیں گے جو وہ کرتے تھے۔ جس نے نیک عمل کیے، مرد ہو یا عورت، جبکہ وہ مومن ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی بسر کرائیں گے، اور ہم انھیں ضرور ان کا اجر و ثواب ان بہترین اعمال کے بدلے میں دیں گے جو وہ کرتے تھے۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المرضٰی، رقم: 5641، 5642، صحیح مسلم، کتاب البر.

حدیث 21

((وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، گویا میں رسول اللہ ﷺ کو انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، جس کو اس کی قوم نے مار کر لہولہان کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتا ہوا کہہ رہا ہے، یا اللہ میری قوم کو معاف فرما دے، اس لیے کہ وہ بے علم ہے۔''

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے صبر کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۭ أُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ أَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ ﴾ (هود: 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مگر جن لوگوں نے صبر کیا اور نیک عمل کیے، انھی کے لیے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔''

حدیث 22

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ آثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ: فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَأَعْطَى أُنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ فَآثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ. فَقَالَ

[1] صحيح بخاری، کتاب الجهاد، رقم: 3477.

رَجُلٌ: وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَأُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ: فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ حَتّٰى كَانَ كَالصِّرْفِ. ثُمَّ قَالَ: فَمَنْ يَعْدِلُ إِذْ لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ؟ قَالَ ثُمَّ قَالَ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ. فَقُلْتُ: لَا جَرَمَ لَا أَرْفَعُ إِلَيْهِ بَعْدَهَا حَدِيثًا.)) [1]

''اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حنین کا دن ہوا (یعنی جنگ حنین کا واقعہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت کی تقسیم میں کچھ لوگوں کو (تالیف قلب کے طور پر) ترجیح دی (یعنی انہیں دوسرے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ اچھا مال عطا کیا) پس آپ نے اقرع بن حابس کو سو اونٹ دیئے اور عیینہ بن حصن کو بھی اس کے مثل دیئے اور بعض اشراف عرب کو آپ نے عطیے دیئے اور انہیں بھی اس روز تقسیم میں ترجیح دی۔ ایک شخص نے (یہ دیکھ کر) کہا، اللہ کی قسم! اس تقسیم میں عدل کے تقاضے پورے نہیں کیے گئے اور اللہ کی رضامندی اس میں پیش نظر نہیں رکھی گئی (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے یہ الفاظ سنے) اور کہا کہ اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کو ضرور ان سے آگاہ کروں گا، چنانچہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شخص نے جو کچھ کہا تھا، عرض کیا، پس رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا حتی کہ وہ ایسے ہو گیا جسے سرخ رنگ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''پھر کون انصاف کرے گا جب اللہ اور اس کا رسول انصاف نہیں کرے گا؟ پھر مزید فرمایا: اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے انہیں اس سے بھی زیادہ ایذائیں پہنچائی گئیں، لیکن انہوں نے صبر کیا، پس میں

[1] صحيح مسلم، كتاب الزكوٰة، رقم: 2447.

نے (اپنے دل میں) کہا، یقیناً میں آئندہ آپ تک کوئی بات نہیں پہنچاؤں گا۔''

صبر و رضا کا مظاہرہ کرنے والے کے لیے اللہ کی رضا کا بیان

حدیث 23

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو (اس کے گناہوں کی سزا) جلد ہی دنیا میں دے دیتا ہے (یعنی تکلیفوں اور آزمائشوں کے ذریعے سے اس کے گناہوں کی معافی کا سامان پیدا کر دیتا ہے) اور جب اپنے بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے اس کے گناہ کی سزا (دنیا میں) روک لیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت والے دن اس کو پوری سزا دے گا۔''

غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ الَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۝۳۷﴾ (الشوریٰ: 37)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب بھی غصے ہوتے ہیں وہ معاف کر دیتے ہیں۔''

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: 2142۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث 24

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِی یَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.)) ❶

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''طاقت ور وہ نہیں ہے جو پچھاڑ دے، اصل طاقت ور (پہلوان) وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔''

حدیث 25

((وَعَنْ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا یَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِنِّی لَأَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیمِ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ أَلَا تَسْمَعُ مَا یَقُولُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّی لَسْتُ بِمَجْنُونٍ.)) ❷

''اور حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں جھگڑا کیا، ہم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص دوسرے کو غصہ کی حالت میں گالی دے رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اسے کہہ لے تو اس کا غصہ دور ہو جائے۔ اگر یہ ''اعوذ باللّٰہ

---

❶ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6114.
❷ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6115.

من الشیطن الرجیم" کہہ لے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا کہ سنتے نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ کیا میں دیوانہ ہوں؟"

کسی کے ناروا سلوک پر صبر کرنا

حدیث 26

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا! قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللّٰهَ الَّذِي لَكُمْ.))[1]

"اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد (ناروا) ترجیح دینے کا عمل ہوگا اور ایسے کام ہوں گے جنہیں تم برا سمجھو گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ان حالات میں) آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ (یعنی ہم کیا کریں؟) آپ نے فرمایا کہ "تم وہ حق ادا کرو، جو تمہارے ذمے ہوں اور جو تمہارے حق (دوسروں کے ذمے ہوں) ان کا سوال اللہ سے کرو۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو صبر کرنے کی وصیت

حدیث 27

((وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ: إِنَّكُمْ

---

[1] صحيح بخاری، کتاب الانبياء، رقم: 3603، صحيح مسلم، کتاب الامارة، رقم: 4775.

سَتَلْقَوْنَ بَعْدِی أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّی تَلْقَوْنِی عَلَی الْحَوْضِ .)) [1]

''اور حضرت ابو یحییٰ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے (کسی سرکاری کام پر مقرر نہیں فرماتے) جس طرح فلاں شخص کو آپ نے عامل بنایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد اس صورت حال سے دوچار ہو گے کہ دوسروں کو ترجیح دی جائے گی، پس تم صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھے (قیامت والے دن) حوض پر ملو۔''

شکر گزار مال دار کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ۬ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ۝۹۲﴾ (آل عمران: 92)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تم ہرگز بھلائی نہ پا سکو گے جب تک ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جنھیں تم پسند کرتے ہو، اور تم جو بھی چیز خرچ کرو گے تو بے شک اللہ اسے خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 28

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا، فَسُلِّطَ عَلَی هَلَكَتِهِ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِی بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .)) [2]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم: 3792.

[2] صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم: 73، صحیح مسلم، رقم: 1/544.

"اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف دو خصلتوں پر رشک کرنا جائز ہے۔ ایک اس آدمی کی خصلت جسے اللہ نے مال سے نوازا، پھر اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی ہمت بھی دی اور دوسرے اس آدمی کی خصلت پر جسے اللہ نے حکمت و دانائی عطا فرمائی اور وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔"

مل جل کر رہنے کی ایذا رسانی پر صبر کرنے کا بیان

حدیث 29

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمُسْلِمُ إِذَا كَانَ مُخَالِطًا النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ.)) [1]

"اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مومن لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کرتا ہے وہ اس مومن سے بہتر ہے جو لوگوں کے ساتھ مل کر نہیں رہتا اور ان کی ایذا پر صبر نہیں کرتا۔"

اللہ عزوجل کا صبر و تحمل

حدیث 30

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ - أَوْ لَيْسَ شَيْءٌ - أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ، إِنَّهُمْ لَيَدْعُونَ لَهُ

[1] سنن الترمذی، کتاب القیامة، رقم: 2507، سنن ابن ماجه، رقم: 4032، سلسلة الصحيحة، رقم: 939.

وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ .)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص تکلیف دہ بات سن کر اللہ عزوجل سے زیادہ صبر کرنے والا نہیں ہے۔ بلاشبہ وہ (لوگ) اس کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ اس کے باوجود انہیں عافیت دیتا ہے اور رزق دیتا ہے۔''

لوگوں کا شکریہ ادا کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ ﴾ (بنی اسرائیل : 3)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ شکر گزار بندہ تھا۔''

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ .)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے، وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرے گا۔''

اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق مانگنے کا بیان

حدیث 32

((وَعَنْ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ:] قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ: بَلَى قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6099.

[2] الأدب المفرد: 12 (4811)، مسند احمد: : 2 /295، 303، 461۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ: إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ فَقَالَتْ: أَصْبِرُ فَقَالَتْ إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا .)) ❶

''اور حضرت عطاء بن ابی رباح کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا میں تجھے ایک جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور دکھائیں۔ انہوں نے کہا یہ وہ سیاہ رنگ عورت ہے جس نے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوکر کہا تھا کہ میں بے ہوش ہوکر برہنہ ہوجاتی ہوں، آپ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر چاہتی ہو تو صبر کرو تمہیں جنت ملے گی اور اگر چاہتی ہو تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ تمہیں عافیت دے دے۔ اس نے عرض کیا میں برہنہ ہوجاتی ہوں آپ میرے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میں برہنہ نہ ہوں۔ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔''

حدیث 33

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفِيئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّى تُحْصَدَ .)) ❷

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کی مانند ہے ہوائیں اسے لہراتی رہتی ہیں اور مومن کو نمی پہنچتی رہتی ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے جو حرکت نہیں کرتا حتیٰ کہ اسے کاٹ دیا جاتا ہے۔''

❶ صحیح بخاری، المرضی، رقم: 5652. ❷ مسند احمد: 234/2.

حدیث 34

((وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ قَالَ: يَا عِيْسَى إِنِّىْ بَاعِثٌ [مِنْ] بَعْدِكَ أُمَّةً إِنْ أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّوْنَ حَمِدُوْا وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُوْنَ احْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: يَا رَبِّ كَيفَ يَكُوْنُ هٰذَا وَلَا حِلْمَ وَلَا عِلْمَ قَالَ: أَعْطِيْهِمْ مِنْ حِلْمِىْ وَعِلْمِىْ.)) [1]

''اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے عیسیٰ (علیہ السلام)! میں تیرے بعد ایک ایسی امت پیدا کرنے والا ہوں کہ اگر انہیں خوشی نصیب ہوگی تو (شکر کے طور پر) الحمد للہ کہیں گے اور اگر انہیں تکلیف پہنچے گی تو وہ ثواب کی نیت سے صبر کریں گے۔ نہ حلم ہوگا نہ علم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں انہیں اپنا حلم وعلم عطا کروں گا۔''

حدیث 35

((وَعَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ.)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جس سے بھلائی کرنا چاہے اسے تکلیف میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

حدیث 36

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَیُّ

---

[1] مستدرك حاكم: 348/1۔ ذہبی نے حاکم کے ساتھ اتفاق کیا ہے۔

[2] صحيح بخاری، كتاب المرضى، رقم: 5645.

النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ يُبْتَلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ .)) [1]

''اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے زیادہ تکلیف کسے پہنچائی جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کو۔ پھر انہیں جو زیادہ فرمانبردار ہوں۔ پھر انہیں جو فرمانبرداری میں ان کے بعد ہوں۔ آدمی کو اس کی دین (سے محبت) کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ اگر وہ دین میں مضبوط ہو تو اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور اگر وہ دین میں کمزور ہو تو اللہ تعالیٰ اسے دین کے مطابق آزماتا ہے (اللہ کے نیک) بندے پر آزمائش جاری رہتی ہے حتیٰ کہ وہ زمین پر بے گناہ ہو کر چلتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکر ادا کرنے کا بیان

حدیث 37

((وَعَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَشْكَرَ النَّاسِ لِلّٰهِ أَشْكَرُهُمْ لِلنَّاسِ .)) [2]

''اور حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کا شکر کرنے والا وہ شخص ہے جو لوگوں کا سب

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، رقم: 4013.
[2] مسند احمد: 5/212۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' کہا ہے۔

سے زیادہ شکر گزار ہو۔''

ثواب کی نیت سے صبر کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (آل عمران : 146)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور کتنے ہی نبی گزرے جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا، انھیں اللہ کی راہ میں جو تکلیفیں پہنچیں انھوں نے ہمت نہ ہاری اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ وہ (کافروں سے) دبے، اور اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔''

حدیث 38

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ.)) [1]

''اور نبی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں پھر وہ ثواب کی نیت سے صبر کرلے تو میں اس کے لیے جنت سے کم ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔''

کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۫ وَ لَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ

[1] سنن ترمذی، کتاب الزھد، رقم: 2401۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الْكُفْرَ ۚ وَإِنْ تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝﴾

(الزمر : 7)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم ناشکری کر و تو یقیناً اللہ تم سے بہت بے پروا ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے ناشکری پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کر و تو وہ اسے تمھارے لیے پسند کرے گا اور کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان) کسی دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی، پھر تمھارا لوٹنا تمھارے رب ہی کی طرف ہے تو وہ تمھیں بتلائے گا جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ یقیناً وہ سینوں والی بات کو خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث 39

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا ، اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا .)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات سے راضی ہوتا ہے کہ بندہ کھانا کھا کر اس کا شکر ادا کرے یا پانی پی کر اس کا شکر ادا کرے۔''

صحیح معنوں میں شکریہ ادا کرنے کا بیان

حدیث 40

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ أُعْطِيَ

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء، رقم: 2734/89.

عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ بِهِ ، فَمَنْ أَثْنَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَ ، وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ .))[1]

''اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے کوئی عطیہ دیا جائے تو وہ اس کا بدلہ دے اور اگر استطاعت نہ ہو تو اس کی تعریف کرے (یعنی اس کے لیے دعا کرے) جس نے اس کی تعریف کی اس نے شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا اس نے ناشکری کی۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] سنن ابو داؤد، كتاب الأدب، رقم: 4813، سنن ترمذی، رقم: 2120۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

فہرستِ احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.